خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 30۔مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 73 | ہفتہ 10 ذی قعدہ۔1416ھ 30 امان 1375 ہش 30 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

احباب کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ مورخہ یکم اپریل 1996ء بروز سوموار سے یورپ اور امریکہ کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات روزانہ چوبیس گھنٹے (Round the Clock) کے لئے شروع ہو رہی ہیں۔

اس تاریخی موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اس مبارک تقریب کا افتتاح مورخہ یکم اپریل کو لندن وقت کے مطابق شام چھ بجے (پاکستانی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے) فرمائیں گے۔

پاکستان میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ناظرین کے لئے مورخہ 2۔اپریل بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے اس تقریب کی ریکارڈنگ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہو گی۔ (ناظر اشاعت)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی

محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انتقال فرماگئیں

ربوہ 28 مارچ 1996ء احباب جماعت کو دلی افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی، حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ 27 مارچ کو رات 10 بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ آپ کی عمر 77 برس تھی۔ محترمہ بیگم صاحبہ کو صبح ساڑھے نو بجے دل کا دورہ پڑا انہیں فوراً فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کو آکسیجن لگائی گئی اور طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ لیکن ڈاکٹروں کی تمام تر کوششوں کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکیں۔

محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ 18 مارچ 1919ء کو پیدا ہوئیں اور 22 جنوری 1939ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے عقد میں آئیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمدؒ صاحب اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب اور ایک بیٹی محترم صاحبزادی عائشہ امتہ لباقی صاحبہ بیگم مکرم ظفر نذیر احمد صاحب پی آئی اے عطا فرمائیں۔

محترمہ آمنہ طیبہ سالہا سال لجنہ اماء اللہ کی کارکن رہیں اور سیکرٹری برائے فارن افیئرز کی خدمات بجا لاتی رہیں۔ موصوفہ نہایت متقی غریبوں کی ہمدرد اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

حضرت ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ کی خدمات دین کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ نے لجنہ میں بہت لمبا عرصہ کام کیا۔ سب سے پہلے ان کو نائب سیکرٹری کا عہدہ دیا گیا۔ پھر تربیت، خدمت خلق وغیرہ متعدد عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ ان کی سب سے اہم خدمت لجنات بیرون پاکستان کو منظم کرنا تھی۔ اپنے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے ہمراہ چونکہ ان کو اکثر ممالک بیرون کے دورے پر جانے کا موقعہ ملتا رہتا تھا اس لئے اس کام کو انہوں نے نہایت اچھے طریق سے انجام دیا اور ممالک بیرون کی لجنہ کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو بڑی اچھی طرح ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

انسان اپنے اخلاص اور نیک نیتی سے ہر فعل کو نیکی بنا سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

(دین) میں بڑائی اور تنزل اخلاص اور ارادہ کی کمی اور زیادتی پر بہت کچھ منحصر ہے اگر ایک شخص نیک ارادہ سے اعمال بجا لاتا ہے۔ اور وہ مخلص ہے تو جو نتیجہ اس کے اعمال کا نکلے گا وہ نتیجہ دوسرے کے اعمال کا نہیں نکلے گا جس کے اعمال میں اخلاص اور نیک ارادہ نہیں پایا جاتا یا کم پایا جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگتا ہے اور وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بداعمالی کا بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو نیک ارادہ کے ساتھ نیک اعمال کا۔ بے شک جو شخص اخلاص اور نیک ارادہ سے (عبادت کرے) گا اور روزے رکھے گا وہ اس کا ضرور نیک اجر پائے گا۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ کوئی یہ کہہ دے کہ ہم میں بڑا اخلاص ہے مگر (عبادت نہیں کرتے) اور روزے نہیں رکھتے۔ یہ ممکن نہیں کہ دھواں ہو اور آگ نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ نوافل میں فرق پڑ جائے کیونکہ انسان اور کاموں کی وجہ سے قلیل وقت اس پر صرف کر سکتا ہے۔

نیکی صرف (عبادت) روزہ (-) نہیں بلکہ خود اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی فکر کرنی یہ بھی ثواب ہے۔ اگر ثواب اور تعمیل ارشاد کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں بھی لقمہ ڈالتا ہے یا اپنے بچہ کو اس طرح کھانا کھلاتا ہے یا نوکروں غلاموں سے نیک سلوک کرتا ہے تو وہ بھی نیکی کرتا ہے۔ حالانکہ یہ کام کافر بھی کرتے ہیں مگر یہ اپنی نیت اور اخلاص کی وجہ سے ان پر اجر پاتا ہے کیونکہ (دین حق) نے تمام بنی نوع انسان اور دنیا کی تمام مخلوقات سے بلکہ حیوانوں تک سے نیک سلوک کرنا نیکی قرار دیا ہے اس لئے اگر وہ احتساباً اعمال بجا لاتا ہے تو اس کا ہر فعل دنیا کا بھی نیکی میں شمار ہوتا ہے۔ اگر تاجر ہے تو اس کے تجارتی کاروبار

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ محترمہ بیگم حمید احمد علی تحریر کرتی ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم سجاد احمد علی ابن حمید احمد صاحب علی آف جھنگ صدر کا نکاح عزیزہ روزینہ ناہید بنت اعجاز اللہ صاحب امیر جماعت جڑانوالہ سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت الفضل جڑانوالہ میں مورخہ 96-3-2 کو مکرم ملک رفیق احمد خان صاحب زعیم انصار اللہ جڑانوالہ نے پڑھا۔

عزیزم سجاد احمد علی سابق امیر جماعت ضلع جھنگ میاں بشیر احمد صاحب علی کے پوتے ہیں اور میاں محمود احمد بشیر صاحب امیر جماعت ضلع جھنگ کے بھتیجے ہیں۔ اور عزیزہ روزینہ ناہید صاحبہ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (لاہوری) محلہ دارالرحمت شرقی (الف) کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

جامعہ نصرت ربوہ کا اعزاز

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے مورخہ 6۔ مارچ 96ء کو گورنمنٹ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سالانہ بین الکلیاتی مقابلہ جات میں شرکت کی۔ عزیزہ سعدیہ تسنیم کی غزل بہترین قرار دی گئی اور وہ اول انعام کی مستحق ٹھہریں۔ نیز عزیزہ سمیعہ انجم نے مقابلہ نعت خوانی میں انعام حوصلہ افزائی حاصل کیا۔ (پرنسپل)

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب جو مکرم عبدالسلام انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر کے والد ہیں دوران سر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں جناح ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ محترم مرزا خورشید بیگ ٹاؤن شپ لاہور کو سانس کی شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

30- امان 1375 ھش   30 - مارچ 1996ء

خدا کی محبت - گناہ کا تدارک

اگر انسان کی فطرت مسخ نہ ہو گئی ہو۔ تو وہ ہر اس بات سے گریز کرنے کی کوشش کرتا ہے جو گناہ کے زمرہ میں شامل ہو۔ انسانی فطرت نیکی کی طرف مائل رہتی ہے۔ اور نیکی سے ہٹتی صرف اس وقت ہے جب اس کے دل سے خدا تعالیٰ کا خوف مٹنے لگتا ہے۔ کیونکہ انسان کو صحیح راستے پر رکھنے کے لئے یا یوں کہئے کہ اس کی فطرت کو اپنی اصلیت کے مقام پر رکھنے کے لئے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا خوف کام آتا ہے۔ اگر دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہ رہے تو انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز سے محروم ہونا پڑتا ہے اور وہ بلاخوف ہر بدی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسے پوچھنے والا کوئی نہیں۔ اس کے اعمال کو جانچنے والا کوئی نہیں۔ اور اسے اچھے اور برے کی جزا اور سزا دینے والا کوئی نہیں۔ وہ پھر وہی کچھ کرتا ہے جو اس کا دل چاہتا ہے اور اس طرح جو کچھ اس کا دل چاہتا ہے وہ عام طور پر بدی ہی کا ارتکاب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا دل میں خوف ہو تو انسان ڈرتا ہے کہ یہ برائی کی تو پکڑا جاؤں گا۔ اس کی سزا ملے گی۔ کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو خدا تعالیٰ تو دیکھتا ہے۔ پس فطرت کو صحیح راستے پر رکھنے کے لئے اور بدیوں اور برائیوں سے گریز کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ بعض اوقات انسان بعض الفاظ اپنی زبان پر لا کر سمجھتا ہے کہ اب میں گناہوں سے بچ جاؤں گا لیکن عام طور پر وہ اس طرح کامیاب نہیں ہوتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔"

اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر شخص کو دل میں تبدیلی لانے کے لئے خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ دراصل اس سے محبت بھی اس سے خوف ہی کا ایک پہلو ہے۔ جب خوف یہ ہو کہ کہیں کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جائے جو اسے ناپسندیدہ ہو تو یہی بات محبت کی وجہ بھی بن جاتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو نسخہ تجویز فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ دل میں خدا کا خوف پیدا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کو کیا چیز پسند ہے اور کیا نہیں وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ انہی باتوں کے پیش نظر رہنے سے کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی زندگی صالح ہو گئی ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے صلح اختیار کر لی ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے صلح اختیار کر لی جائے تو آپس میں اخوت اور محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عیال کہتا ہے۔ پھر اگر اس سے محبت ہو تو ہم آپس میں کیوں محبت نہیں کریں گے۔ اور آپس میں محبت ہی ایک ایسی بات ہے جو ہمارے معاشرے کو بہتر بنا سکتی ہے جو ہماری زندگی کو سکون اور اطمینان عطا کر سکتی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد اس سلسلے میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔"

اس ارشاد میں باقی امور کے علاوہ ایک بات جو خاص طور پر آپس میں محبت کو بڑھاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ جب ہم دوسروں کی عزت کریں گے تو وہ بھی ہماری عزت کریں گے۔ اور اگر ہم ان سے تمسخر کرتے ہوئے ان کا مذاق اڑاتے ہوئے ان کی عزت پر ہاتھ ڈالیں گے تو یقیناً ویسا ہی سلوک ہم سے بھی کیا جائے گا۔ اور یہ بات معاشرے میں ایک ناواجب کش مکش پیدا کر دینے کا باعث بنے گی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں آپس میں محبت اور اخوت پیدا کریں۔

ایسے لگتا ہے کہ خطبہ کا مخاطب میں ہوں
میرے گھر آ کے مِرے سامنے جب بولتے ہیں
یہ ہے ایم ٹی اے' کہ احسانِ خداوندی ہے
میں جہاں بھی ہوں مِرے کانوں میں رس گھولتے ہیں

ابوالاقبال

دعائے وصل

عرض یوں کرتا ہے محبوبِ ازل سے خاکسار
اے شہنشاہِ زمین و آسمان دہر و دار
جو بھی خوبی ہے جہاں میں سب تمہارا فیض ہے
کانِ حُسن و چشمۂ احساں تم ہی ہو اے نگار
اک نظر فضل و کرم کی اس طرف بھی پھیر دو
ٹکٹکی باندھے کھڑا ہے در پہ اِک اُمیدوار
اے مرے سورج دکھا دو پھر اُسی انداز سے
وہ چمک اور وہ دمک اور وہ جھمک اور وہ بہار
پھر خرامِ ناز سے دکھلایئے وہی جلوہ دکھا
پھر اُسی لُطف و ادا سے کیجئے دل کو شکار
اُس شبِ تاریک پر صد مہر و مہ قرباں کروں
جس کی ظلمت میں جھلک اپنی دکھا دے وہ نگار
آئینہ حائل تھا مجھ میں اور رخِ دلدار میں
ورنہ کب کا راکھ ہو چکتا یہ تن پروانہ وار
اے مرے دِلبر مرے جاناں مرے دل کے سرور
ایک ہے تم سے دُعا میری یہ باصد انکسار
کُشتۂ حسن و اداؤ ناز پر ہو اِک نظر
مدتوں سے یہ پڑا ہے بے کفن اور بے مزار
زندگی میں تو ترستا رہ گیا آغوش کو
مر گیا ہے اب تو کر لیجئے ذرا اس سے پیار
چادرِ مہر و مروّت میں اسے دیجئے لپیٹ
گوشۂ چشمِ محبت میں اسے لیجئے اُتار
ایک نفخِ روح کر کے اس کو پھر زندہ کریں
اور بسر یہ زندگی ہو از پئے رضوانِ یار
وصل کی گھڑیاں میسر ہوں ہمیں ہر روز و شب
دور ہوں فضلوں سے تیرے ہجر کی شب ہائے تار

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ملک عبد الرحمان خادم صاحب

جماعت احمدیہ کے نہایت پر جوش داعی الی اللہ ممتاز عالم دین اور خالد احمدیت محترم ملک عبد الرحمان صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات 31- دسمبر 1957ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرماگئے- آپ کا جنازہ لاہور سے گجرات لے جایا گیا جہاں سے یکم جنوری 1958ء کو بعد دوپہر ربوہ لایا گیا بعد عصر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بیت مبارک کے عقبی میدان میں جنازہ پڑھایا اور جنازہ کو کندھا دیا- جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے دعا کروائی-

اس طرح احمدیت کا یہ پر جوش داعی الی اللہ سلسلہ احمدیہ کا نڈر اور بہادر جرنیل جسے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا تھا- ہمیشہ کے لئے 47 سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گیا-

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے "خادم صاحب بھی خدا کو پیارے ہوئے" کے عنوان سے الفضل میں ایک نوٹ شائع کروایا جس میں تحریر فرمایا-

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے- کہ محترم ملک عبد الرحمان صاحب خادم جو کئی ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے- وفات پا گئے ہیں (-) گزشتہ چند دن سے ملک صاحب موصوف کی صحت کے متعلق اچھی اطلاع آرہی تھی- بلکہ قریباً شفا ہو چکی تھی- کہ اس کے بعد جیسا کہ معلوم ہوا ہے دل کی بیماری کا حملہ ہوا- اور خادم صاحب خدا کو پیارے ہو گئے- خادم صاحب کی عمر ابھی غالباً پچاس سال سے بھی کم تھی- اور گویا جوان ہی تھے- اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے- اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو- خادم صاحب کے والد محترم حضرت برکت علی خان صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے اور ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں کہ انہوں نے وفات پائی- اور ربوہ میں دفن ہوئے-

خادم صاحب ایک بہادر مرد مجاہد تھے- اور جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا تقریری اور تحریری (دعوت الی اللہ) کے میدان میں صف اول میں رہے- اور مخالفوں کے مقابل پر گویا ایک برہنہ تلوار تھے- اور عقائد صحیحہ میں ان کا قدم ہمیشہ ایک مضبوط چٹان پر قائم رہا- اور اندرونی اور بیرونی مخالفت نے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آنے دی- اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے (ــــ) میں فرمایا ہے- کہ (-) ہم نے دین کے راستہ میں (جدوجہد) کرنے والوں کو غیر مجاہد (ایمان لانے والوں) پر بھاری امتیاز اور بھاری درجہ عطا کیا ہے- اس لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب کو اپنی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا- مذہبی مباحثات کے میدان میں خادم صاحب کا وجود گویا حوالہ جات کا ایک وسیع خزانہ تھا- اور ان کی تصنیف "احمدیہ پاکٹ بک" ہمیشہ ایک یادگاری تصنیف رہے گی اسی طرح 1953ء کے تحقیقاتی کمیشن میں اور اس کے بعد گزشتہ فتنہ کے تعلق میں بھی خادم صاحب کی خدمات بہت قابل قدر تھیں- اور مناظرہ کے میدان میں تو وہ ایک بہادر شیر تھے جو کسی مخالف طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے- بلکہ حق کی تائید میں انہیں اس درجہ خدا پر بھروسہ تھا کہ گھبراہٹ تو دور کی بات ہے- وہ اپنی حاضر جوابی اور لطائف سے مجلس مناظرہ میں بھی شگفتگی پیدا کر دیتے تھے- اللہ تعالیٰ ان کی بیوی بچوں اور دیگر عزیزوں کو جو ان کے نقش قدم پر ہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے- اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو- اور ان کے بھٹکے ہوئے عزیزوں کو بھی ہدایت فرمائے- آمین

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ملک عبد الرحمان صاحب خادم کے بارے میں تحریر فرمایا-

برادرم ملک عبد الرحمان صاحب خادم کے ساتھ مجھے دیرینہ تعلق تھا- ابھی وہ لاء کالج میں وکالت کی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ میرا ان سے بے تکلف رابطہ ہو گیا تھا میں نے ان کو نہایت باغیرت' پکا اور سچا احمدی (-) پایا ان کا دینی علم بہت گہرا اور وسیع تھا- کالج کے زمانہ میں انہوں نے ایک انجمن احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے نام سے قائم کی تھی- ملک صاحب مضامین لکھتے تھے جو ٹریکٹوں کی صورت میں شائع ہوتے رہتے تھے- اور (دعوت الی اللہ) کا اس قدر وسیع کام ہوتا تھا کہ اس انجمن کے ہر ممبر کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی- مضامین صرف جوابی ہی نہیں ہوتے تھے- بلکہ اپنے نظریات بھی پیش کئے جاتے تھے- اور خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے نتائج نہایت شاندار حاصل ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے (دعوت الی اللہ) کی ان کوششوں کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کو کئی نوجوان مخلص خادم بھی عطا فرمائے تھے جو آج بھی اس انجمن کے ممبران کے لئے بطور صدقہ جاریہ ہیں- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مالک مہربان اس نہایت ہی مفید کام کے صلہ میں مکرم ملک صاحب اور باقی تمام ممبران کو نہایت اعلیٰ درجہ کے انعامات سے نوازے- آمین

کالج کے زمانہ کے بعد ملک صاحب کو جس والہانہ انداز میں دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار دیکھا بہت ہی کم نوجوانوں میں دیکھنے میں آیا ہے- سب کو معلوم ہے کہ وکالت کا کام بہت محنت اور توجہ چاہتا ہے- اور ملک صاحب اپنے کام میں بہت کامیاب تھے اس لئے انہیں بہت کم فارغ وقت مل سکتا ہو گا- پھر بھی جب کبھی دین کی ضرورت کا علم انہیں ہو تا وہ بغیر کسی عذر کے فوراً خدمت کے لئے تیار ہوتے- ان کی اس بے لوث دینی مستعدی کی وجہ سے ان کا تخلص خادم نہایت ہی موزوں تھا-

بعض لوگ وقت کی قربانی بھی پیش کر دیتے ہیں- مال کی قربانی بھی پیش کر دیتے ہیں- لیکن اپنے آرام کی قربانی میں سستی دکھا جاتے ہیں- ملک صاحب کو میں نے دیکھا کہ وہ ہر قسم کی قربانی بہ طیب خاطر اور کماحقہ' ادا کرتے تھے-

ایک دفعہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک دور افتادہ گاؤں میں مجلس مناظرہ منعقد ہوئی- جہاں مکرم ملک صاحب کو احمدیہ نکتہ نگاہ پیش کرنے کے لئے بلوایا گیا تھا- راقم الحروف کو بھی اس مجلس میں شمولیت کا موقع ملا- اختتام مناظرہ پر ریلوے سٹیشن نارنگ تک پہنچنے کا کوئی انتظام نہ ہو سکا- اس لئے ہم پیدل ہی آئے- فاصلہ تقریباً آٹھ میل ہو گا میں نے دیکھا کہ باوجود دو دن مناظرہ میں متعدد تقریریں کرنے کے مکرم ملک صاحب نے یہ فاصلہ بغیر کسی تھکاوٹ کا اظہار کرنے کے طے کیا- حالانکہ ہمارے ساتھ کے کئی احباب تکان سے بے حال ہو رہے تھے- دینی خدمات کے ضمن میں ملک صاحب کے لئے کوئی رکاوٹ روک پیدا نہ کر سکتی تھی-

غیرت دینی اور پابندی نظام میں بھی مکرم ملک صاحب منفرد حیثیت رکھتے تھے- اور ان کو دیکھ کر ہمیشہ دل سے ان کے لئے دعا نکلتی تھی- اللہ تعالیٰ جنت .... میں انہیں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین- اور ان کے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق وافر عطا فرمائے- آمین

ملک صاحب عملی زندگی میں انقطاع الی اللہ کی نہایت پر منفعت مثال تھے وہ دنیا میں رہتے تھے پر دنیا سے بالکل بے پرواہ ہو کر باوجود ایک نہایت ہی دنیادارانہ پیشہ اختیار کرنے کے انہوں نے دنیا کو کبھی اختیار نہ کیا تھا- اور ان کی دینی عملی زندگی دیکھ کر ہمیشہ رشک آیا کرتا تھا- لیکن یہ خاصیت اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے- زور بازو سے نہیں-

اپنا نقطہ نظر پیش کرنے میں مکرم ملک صاحب نہایت نڈر تھے اور ان کی زبان اور نطق میں اللہ تعالیٰ نے بے اندازہ برکت رکھی تھی- فسادات پنجاب (1953ء) کے تحقیقاتی کمیشن کے روبرو دینی حصہ کو پیش کرنے میں جس بے لوث اور جرات مندانہ انداز میں آپ نے جماعت احمدیہ کی وکالت کی وہ فاضل ججان سے بھی خراج عقیدت حاصل کر گئی جس کا انہوں نے اپنی رپورٹ میں نہایت زوردار الفاظ میں ذکر کیا ہے

ایک اچھی بات

نری بیعت اور صرف زبان سے مانگنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا- چاہئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بن جائے-

جتنی دیر ملک صاحب تقریر کرتے رہے تمام سامعین گویا مسحور ہی رہے- جماعت احمدیہ کو ماضی قریب میں بہت سے مخلص اور پرجوش خدام سے جدا ہونا پڑا ہے وہ لوگ تو اپنا عہد اللہ تعالیٰ سے باندھ کر اسے کماحقہ' نباہ کر اس کے پاس چلے گئے لیکن جو ابھی تک ...... موجود ہیں ان پر ایک نہایت ہی عظیم ذمہ داری کا بوجھ آپڑا ہے- ہمیں ضرورت ہے کہ ہر آن ہم میں صادق اور عرفانی اور خادم پیدا ہوتے رہیں- تاکہ خدا کے کام میں روک پیدا نہ ہو بلکہ اس کا کام پہلے سے بھی بڑھ کر وسیع اور کامیاب ہو-

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس ذمہ داری کو کماحقہ سنبھالنے اور نبھانے میں اس کی رضا حاصل کر سکیں- آمین اور جب ہم اپنے خالق کے روبرو پیش ہوں- تو وہ ہم سے راضی ہو- اور ہم اس سے راضی ہوں-

(الفضل 5 مارچ 1958ء)

مکرم ملک عبد الرحمان صاحب خادم کا پیغام

مکرم خادم صاحب کا یہ پیغام جو انہوں نے حاضرین جلسہ سالانہ 1957ء کے لئے ارسال کیا- مورخہ 26 دسمبر کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے جلسہ میں پڑھ کر سنایا-

احباب!

آپ خوش نصیب ہیں کہ ربوہ کی سرزمین میں اس اجتماع میں شامل ہو کر حضرت امام جماعت الثانی کے بابرکت اور پر معارف کلمات سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور میں اپنی بدقسمتی کے باعث اس سعادت سے محروم ہوں- میں حضرت امام جماعت الثانی کی شفقت' توجہ اور دعاؤں کے لئے ممنون احسان ہوں- نیز آپ سب احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تشویشناک علالت کے دوران میں انتہائی خشوع و خضوع سے دعائیں کیں اور صدقات دیئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کو جذب کرنے کا باعث ہوئے- اور جو چیز بظاہر ناممکن تھی وہ ممکن ہو گئی یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی بقول حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی-

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اصل بیماری سے تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو چکا تھا محض کمزوری باقی تھی اور یہ امید تھی کہ جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے اور

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سعادت انور صدیقی (صدر پاکستان فزیکل سوسائٹی)

بشکریہ روزنامہ جنگ راولپنڈی

پروفیسر عبدالسلام اور پاکستان

نامور سائنس دان پروفیسر عبدالسلام کی 70ویں سالگرہ پاکستان کے مختلف شہروں میں نہایت عقیدت اور جوش و خروش سے منائی گئی۔ ان میں اسلام آباد' لاہور اور کراچی میں ہونے والی تقریبات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلام آباد میں تو حکومتی اراکین جیسے چیئرمین سینٹ وسیم سجاد وزیراعظم کی خصوصی معاون بیگم شہناز وزیر علی نے بھی تقریبات سے خطاب کیا اور اس صدی کے عظیم سائنس دان کو خراج تحسین پیش کیا۔ لاہور میں بھی دو اہم تقاریب ہوئیں پہلی پنجاب یونیورسٹی میں اور دوسری گورنمنٹ کالج لاہور میں۔ پاکستان فزیکل سوسائٹی کے صدر کی حیثیت سے مجھے بھی ان تقاریب میں اظہار عقیدت کا موقع ملا۔ خود وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی پروفیسر صاحب کو مبارکباد کا پیغام بھیجا اور ان کی درازی عمر اور تیزی سے صحت یابی کی دعا کی ہے۔

پروفیسر عبدالسلام کو مبارک باد کے یہ پیغامات صرف پاکستان سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر کونے سے عظیم سائنس دانوں اور دانشوروں کی جانب سے موصول ہوئے ہیں۔ ان کو یہ تہنیتی پیغامات اس وجہ سے شائد کم ہی روانہ کئے گئے ہیں کہ وہ ایک عظیم ماہر طبیعات ہیں جنہوں نے نظریہ یونی فی کیشن Unification theory پیش کیا اور اس بنا پر 1979ء میں نوبل انعام حاصل کیا۔ ان پیغامات کے پیچھے دراصل ان کوششوں' ان کاوشوں اور اس انتھک لگن کو خراج تحسین پیش کرنا مقصود ہے جو انہوں نے بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنی زندگی کا تین چوتھائی سے زائد حصہ گزار کر کی ہیں۔

دنیا کی تین چوتھائی کے قریب آبادی غیر ترقی یافتہ اور غربت کا شکار ہے۔ پروفیسر عبدالسلام محسوس کرتے ہیں کہ اس پسماندگی کے ذمہ دار خود ان میں بسنے والے لوگ ہیں اور وہاں پر قائم حکومتیں ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت سے قطعی طور پر نابلد ہیں۔ تیسری دنیا کے لوگوں کو پستی سے نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں آباد لوگ سائنسی علوم میں ترجیحی بنیادوں پر دلچسپی لیں۔ اس سلسلے میں وہ ایک ایسا ادارہ قائم کرنا چاہتے تھے جہاں ترقی یافتہ دنیا کے سائنس دان ترقی پذیر دنیا کے لوگوں کو بلا تخصیص سائنسی علم و فنون منتقل کر سکیں۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس بارے میں ترقی یافتہ اقوام کا کوئی فرد' کوئی سائنس دان یا مفکر سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اس منصوبے کے لئے کثیر سرمائے اور مادی ذرائع کی ضرورت تھی۔ پروفیسر عبدالسلام کے علمی تدبر اور فکری جنون کا نتیجہ ہی تو ہے کہ وہ اٹلی کی حکومت اور انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی فراخ دلانہ مدد کی بدولت 1964ء میں اٹلی کے ایک خوبصورت اور پر فضا مقام ٹریسٹ میں "بین الاقوامی ادارہ برائے نظریاتی طبیعات"

International Centre For Theoretical Physics

قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس ادارہ کے بنیادی مقاصد میں ترقی پذیر ممالک میں طبیعات اور ریاضی کے شعبوں میں اعلیٰ درجہ کی تحقیق کو پروان چڑھانا' کرہ ارض کے مختلف ممالک کے سائنس دانوں میں باہمی رابطہ قائم کرنا تھا تاکہ وہ سائنسی علم و فنون کا آزادانہ تبادلہ کر سکیں اور دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہر مہمان سائنس دان کو تحقیق و جستجو کے لئے ہر ممکنہ سہولت مہیا کی جائے۔ شروع میں اس ادارے کی سرگرمیاں نظریاتی طبیعات اور اطلاقی ریاضی کے شعبوں تک ہی محدود تھیں مگر بعد میں اس کا دائرہ کار بڑھتا گیا۔ اب یہ ادارہ ترقی کر کے ان مضامین کی تقریباً ہر اطلاقی شاخ میں نظریاتی اور تجرباتی پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک یہ ادارہ تقریباً چالیس ہزار سے زائد سائنس دانوں کی میزبانی کا شرف حاصل کر چکا ہے۔

پروفیسر سلام کی شخصیت کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے اس ادارے کے کردار کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھ جیسا شخص جب انہیں سالگرہ پر مبارک پیش کرتا ہے تو اس کے پیچھے دراصل وہ تشکر کے آنسو ہیں جو ان کے قائم کردہ ادارے سے مستفید ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں امڈ آتے ہیں۔ تشکر کے ان آنسوؤں کی حقیقت جاننے کے لئے یہ شاید بہتر ہو گا کہ ہم ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل کر لیں کہ وہ اس مقام تک کیسے پہنچے۔

پروفیسر عبدالسلام 29 جنوری 1926ء کو جھنگ جیسے پسماندہ علاقہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد اگرچہ درمیانے درجے کے زمیندار تھے مگر انہوں نے سلام کی تعلیم و تربیت میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ اس کا صلہ انہیں اس طرح ملا کہ سلام 1940ء میں صرف چودہ سال کی عمر میں صوبہ پنجاب میں ریکارڈ نمبروں کے ساتھ اول آئے۔ ان دنوں پنجاب کا صوبہ دہلی سے لے کر پشاور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس کے بعد انٹرمیڈیٹ اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں بی اے آنرز (طبیعات اور ریاضی) کے طالب علم کی حیثیت سے دونوں بار اول پوزیشن حاصل کی۔ ایم اے میں بھی یہی کامیابی برقرار رہی۔ ان کی بے مثال کامیابی کی بنیاد پر 1946ء میں کیمرج یونیورسٹی کے لئے وظیفہ حاصل ہوا اور 1949ء میں اس یونیورسٹی سے ریاضی اور طبیعات میں ایک ساتھ بی اے آنرز امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے 1952ء میں نظریاتی طبیعات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ دراصل انہوں نے صرف ابتدائی پانچ مہینوں ہی میں مکمل کر لیا تھا مگر یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق انہیں تین سال تک ڈگری کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ پی ایچ ڈی میں ان کے اعلیٰ کام کی بنیاد پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے سے پہلے ہی 1950ء میں کیمبرج یونیورسٹی کا "سمتھ پرائز ایوارڈ" عطا کیا گیا۔ اس دوران وہ 1951ء سے 1954ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں براہ راست ریاضی کے پروفیسر اور صدر شعبہ مقرر ہوئے مگر یہاں ناسازگار تحقیقی ماحول اور سہولیات کے فقدان کے بناء پر وہ واپس کیمبرج یونیورسٹی کی دعوت پر وہاں چلے گئے اور لیکچرر شپ اختیار کر لی۔ یہاں ایک مرتبہ پھر ان کی علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کے جوہر کھلے اور صرف دو سال کے مختصر عرصہ میں ہی انہیں امپیریل کالج لندن میں نظریاتی طبیعات کے پروفیسر شپ کے جلیل مرتبے کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ یہ ان کے نظری طبیعات میں بلند پایہ مقام کا ایک والہانہ اعتراف تھا۔ غور کیجئے کہ تہذیب و تمدن کی اس صدی میں جہاں فرنگی اور گوری قوموں کے سائنس دان ہر میدان میں پوری طرح چھائے ہوں' مسلمان یا تیسری دنیا میں کوئی ایک نام بھی ذہن میں نہیں آتا جسے اس کے کام کی بدولت ترقی یافتہ دنیا کے اعلیٰ ترین ملک برطانیہ میں اتنی پذیرائی ملی ہو۔

پروفیسر عبدالسلام کی زندگی کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ دو خاص قسم کے جنون کے تکمیل میں بسر ہو رہی ہے۔ ان کی زندگی کا پہلا جنون یا محبت طبیعات یا ریاضی ہے۔ جس کے ذریعے وہ کائنات کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے نئے نئے نظریات اور وضاحتیں پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ جنون ہے جس کی بدولت انہیں بین الاقوامی شہرت ملی۔ امپیریل کالج لندن میں پروفیسر شپ اور 1979ء میں نوبل پرائز ملا۔

دوسرا جنون پاکستان کو سائنس کی مدد سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل کرنا ہے۔ یہی وہ جنون ہے جو انہیں دنیا کے دیگر سائنس دانوں سے یکسر ممتاز اور سرفراز کرتا ہے۔ امپیریل کالج میں جب انہیں انتظامی و علمی آزادی ملی تو انہوں نے پاکستان کے سائنس دانوں کی اعلیٰ تربیت اور تحقیقی صلاحیت بڑھانے پر پوری توجہ مرکوز کر دی۔ 1958ء میں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ممبر بنائے جانے پر اس کام پر اور بھی زیادہ توجہ دی اور بے شمار سائنس دانوں کو برطانیہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک سے جوہری توانائی اور دیگر شعبوں میں پی ایچ ڈی کی سطح تک تربیت دلوائی۔ آج بھی ملک میں جو اعلیٰ تربیت یافتہ اور تجربہ کار سائنس دان مصروف عمل ہیں ان میں اکثریت ایسے ہی افراد پر مشتمل ہیں۔

اپنی کوششوں کو مزید عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک ایسے ادارے کی ضرورت تھی جہاں ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دانوں سے علمی معلومات اور تجربات آسانی سے ترقی پذیر ممالک میں منتقل کئے جا سکیں۔ اس سلسلے میں اٹلی میں ٹریسٹ میں قائم کردہ بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبیعات دنیا کے تمام ترقی پذیر ممالک کے لئے ایک ایسا مرکز بن گیا ہے جس سے ہر سال تقریباً چار ہزار سائنس دان مستفید ہوتے ہیں۔

پاکستان ہو یا تیسری دنیا کا کوئی اور ملک جیسے چین ہندوستان' برازیل' ارجنٹائن' مصر' شام' ملائشیا یا کوئی اور ملک ان تمام ممالک میں بسنے والے جتنے بھی فعال ماہر طبیعات ہیں ان میں شاید ہی کوئی ایسا سائنس دان ہو جو ان تیس سالوں میں جب سے یہ ادارہ قائم ہے کم از کم ایک دفعہ اس ادارے سے مستفید نہ ہوا ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس ادارے کے فراخدلانہ پروگراموں کی بدولت بہت سے لوگوں نے تربیت پائی اور اپنے اپنے اداروں میں تحقیق و تدریس میں نئی نئی جہتیں اور راہیں تلاش کیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تیسری دنیا کے سائنس دان اس عظیم انسان پروفیسر عبدالسلام جو اپنے آپ کو پاکستانی کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ کی علالت پر غم زدہ ہیں اور دلی دعا کرتے ہیں کہ وہ جلد صحت یاب ہو کر پھر سے اسی جذبہ اور یکسوئی سے خدمت انسانیت میں گم ہو جائیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

(روزنامہ جنگ راولپنڈی 14- مارچ 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

حضرت امام جماعت الثانی کے کلمات طیبات سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل کر سکوں گا۔

لیکن اچانک 24 دسمبر بعد دوپہر دائیں ٹانگ میں سوجن پیدا ہو گئی اور اس کے ساتھ بن ران میں شدید درد شروع ہو گیا۔ جس کے باعث 24 دسمبر کا بقیہ دن اور 24 اور 25 کی درمیانی رات بے آرامی اور بے چینی سے گزری۔ یہ نئی تکلیف ہے جس کے دور ہونے میں کافی وقت لگتا ہے اور مجھے ہسپتال میں ابھی کچھ عرصہ اور ٹھہرنا ہو گا۔ جہاں میں آپ احباب کی گزشتہ دعاؤں کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں وہاں مزید دعاؤں کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور دین کی بے لوث خدمت کرنے اور رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احقر ملک عبدالرحمان خادم از میو ہسپتال۔ البرٹ وکٹر وارڈ کمرہ نمبر 5 لاہور 57-12-25

اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔

خلافت لائبریری ربوہ

محمد شفیق قیصر
الفضل 17 جولائی 1959ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ اور اس کا طریق

آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں لکھنے پڑھنے ہی کی تلقین کی گئی تھی فرمایا۔

یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے اشیاء کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (پھر ہم کہتے ہیں کہ) پڑھ کے سنا تاوہ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اور اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی سب سے اہم اور ابتدائی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ کے کلام کی ایک خوبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے جو کلام الٰہی نازل کیا اس کی ابتداء میں بھی انسان کی ابتدائی حالت سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسان کی تعلیم کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔

اسی طرح احادیث میں بھی مطالعہ اور تحصیل علم پر زور دیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ یہود کی تحریر کا لکھنا پڑھنا سیکھیں یہاں تک میں (زید بن ثابت) نبی ﷺ کے لئے آپ کے خطوط لکھتا اور ان کے خطوط آپ کو پڑھ کر سناتا۔

اس حدیث میں یہود کی تحریر سے مراد سریانی زبان ہے۔ چنانچہ سنن ابو داؤد اور ترمذی میں سریانی کا لفظ صراحت سے آیا ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو دوسری زبانوں کے مطالعہ اور تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

یعنی جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ اور علم صرف سیکھنے سے آتا ہے۔"

اس میں آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ انسان کو سیکھنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ بلکہ نئی سے نئی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے ورنہ جو علم حاصل کیا ہے وہ بھی بیکار ہو جائے گا۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے علماء کو انبیاء کا ورثہ قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

یعنی عالم لوگ ہی انبیاء کے وارث ہیں انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا جو شخص اسے لیتا ہے وہ پورا حصہ لیتا ہے۔

تاریخوں میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کے بعد ان جنگی قیدیوں کی رہائی کا حکم دے دیا۔ جنہوں نے دس دس بچوں کو لکھانے پڑھانے اور حساب سکھانے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے ان ارشادات اور عملی نمونہ کی وجہ سے ابتدائی دور کے مسلمانوں کو تحصیل علم اور مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ وہ اس کی خاطر دور دراز ممالک میں باوجود سفروں کی طوالت اور تکلیف کے پہنچتے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ مدینہ منورہ میں احادیث جمع کر رہے تھے۔ انہیں نہ گرمی کی پرواہ تھی نہ باد سموم کی احادیث کی فراہمی میں وہ اس قدر بے تاب تھے کہ معلومات حاصل کرنے کی خاطر وہ لوگوں کو نیند سے بیدار کر لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک بار شام کا طویل اور تکلیف دہ سفر احادیث کی تلاش میں اختیار فرمایا۔

حضرت بانی سلسلہ نے اپنے رفقاء میں علم کا شوق پیدا کیا۔ خود حضرت بانی سلسلہ کا سب سے بڑا شغف مطالہ کتب تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "ان دنوں عنفوان شباب میں) مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں اس دنیا نہ تھا میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہئے کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے۔"

(کتاب البریہ)

اس تحریر سے واضح ہو جاتا ہے کہ سولہ سترہ سال کی عمر میں آپ کی تمام تر توجہ کتب کے مطالعہ کی طرف لگی ہوئی تھی۔ اور آپ اس قدر مطالعہ میں مستغرق ہوتے تھے کہ آپ کو دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ رہتی تھی۔

پھر آپ نے اپنے ساتھ ایسے لوگ بھی تیار کئے جو اپنی نظیر آپ ہی تھے میری مراد حضرت امام جماعت اول۔ حضرت امام جماعت الثانی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ اور دوسرے جلیل القدر رفقاء سے ہے۔ ان بزرگوں کے علمی کارناموں کو بیان کرنے کے لئے ایک بحر بیکراں کی ضرورت ہے۔

اب تک جن باتوں کو لکھا گیا ہے ان سے میرا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مطالعہ اور تحصیل علم کے سلسلہ میں ہمیں اپنے اسلاف کے کارناموں اور روایات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس سے ہمارے اندر ولولہ اور شوق کی ایک نئی روح بیدار ہو گی۔ اور ہم بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے علمی ورثہ کے وارث ٹھہریں گے کسی علم میں دلچسپی پیدا کرنے سے ہی اس علم کے حقیقی مطالعہ کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں مطالعہ کے ساتھ ایسے ذرائع کو بھی اختیار کرنا چاہئے جو اس علم میں ہماری دلچسپی مین اضافہ کا موجب ہوں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اس علم کے متعلق کتب کا مطالعہ کر سکیں۔ اس ضمن میں ذیل کے امور کو مدنظر رکھنا مفید ہو گا۔

1۔ زیر مطالعہ مضمون کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ جن چیزوں کے متعلق انسان کو کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہیں وہ ان کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے درپہ رہتا ہے۔

2۔ دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ جو معلومات آپ کو پہلے حاصل تھیں ان کو نئی حاصل شدہ معلومات کے ساتھ منسلک کر لیجئے اور ان نئے حقائق اور پرانے مضامین کے مابین جو تعلق ہے اس تعلق کو دریافت کیجئے اس کی مثال کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ کسی تاریخی واقعہ کا جب تازہ واقات سے تعلق نظر آنے لگتا ہے تو ان تاریخی واقعات سے از سر نو دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح علم طبیعات اور کیمیا کو جب ہم اپنی روز مرہ زندگی میں کار فرما دیکھتے ہیں تو یہ مضامین بڑے دلچسپ بن جاتے ہیں۔

3۔ تیسری بات جو کسی مضمون میں دلچسپی پیدا کرنے میں ممد ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ نئی حاصل شدہ معلومات کو ذاتی بنائیں۔ ان کا تعلق اپنے حقیقی مسائل سے پیدا کیا جائے۔ یعنی حاصل شدہ مواد کے متعلق غور و فکر کریں کہ یہ مواد آپ کی کس طرح مدد کر سکتا ہے۔ اور آپ اسے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کا مطالعہ بہت وسیع وہتا ہے مگر وہ اس سے صرف اس لئے فائدہ نہیں اٹھاے کہ ان سے قبل بہت سے محقق اس مسئلہ پر جس پر وہ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ تحقیق کر چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اپنی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

یہ خیال درست نہیں اس سے انسان میں تحقیق کا مادہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس کا علم صرف کتابی علم رہتا ہے۔ وہ اس کے متعلق مزید تدبر نہیں کرتا اور اپنے روز مرہ کے مشاہدات سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر تمام لوگوں کو یہی خیال ہوتا تو یقیناً آج ہم ان حقائق و معارف سے جو مختلف الخیال لوگوں نے اپنے مطالعہ اور تدبر سے قلمبند کئے ہیں محروم رہ جاتے۔

ایک تاثر

حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق میرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے 23۔ مارچ 1914ء کو لکھا۔

"حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا۔ ذاتی تعارف ہی نہیں بلکہ ایک عرصہ تک ہم اور حکیم صاحب جموں میں ایک ساتھ رہے ہیں۔ یہاں تک تعلق بڑھا ہوا تھا۔ کہ حکیم صاحب شام کا کھانا ہر روز آندھی آئے یا مینہ ہمارے مکان پر آکر کھایا کرتے تھے۔ مغرب کی اور عشاء کی نماز ہم ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ طبیعت میں مذاق بہت تھا۔ نیک دل اور مخیر تھے۔ صورت شکل وجیہہ تھی۔ رنگت گندمی تھی۔ قد لمبا تھا۔ داڑھی اس قدر گھنی تھی کہ آنکھوں کے حلقوں تک داڑھی کے بال پہنچے ہوئے تھے۔ جموں میں ان کے ماتحت مدرسے اور شفاخانے تھے جن کا انتظام وہ نہایت عمدگی اور نیک نیتی سے کرتے تھے۔ اس وقت حکیم فدا محمد خاں صاحب مرحوم مہاراجہ رنبیر سنگھ کے طبیب خاص تھے۔ بعد ازاں مستقل اعلیٰ طبیب ہو گئے تھے۔ اور آپ کو چھ سو سے سات سو تک آخیر دم تک تنخواہ ملتی رہی۔ اس عہدے میں گویا حکیم نورالدین صاحب ان کی ماتحتی میں بھی کام کیا کرتے تھے۔ حکیم صاحب موصوف کو دو سو یا اڑھائی سو روپے کی تنخواہ ملتی تھی آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے۔ بہت سے طلباء آپ کے ساتھ رہتے تھے نہ صرف ان کی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انہیں دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا شیخ عبداللہ صاحب پلیڈر علی گڑھ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پرورده اور مسلمان کئے ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے۔ حکیم صاحب نے انہیں مسلمان بھی کیا اور پڑھایا لکھایا بھی۔ یہاں تک کہ علی گڑھ کی تعلیم کا خرچ بھی آپ برابر اٹھاتے رہے۔ غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے ایک طلباء کی پرورش اور تعلیم دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپ کی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راست بازی سے کرتے تھے۔ آپ سے آپ کے عملہ کے آدمی بہت خوش تھے۔ کبھی کسی کو آپ سے وجہ شکایت نہیں پیدا ہوئی۔ آپ کی دینی علوم کی مہارت اور عربی قابلیت مسلم تھی۔ آپ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی کے وقت طلباء کو بخاری و مسلم کا سبق بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کی واقفیت مذہبی بہت بڑھی ہوئی تھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص خاص ہیں جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر تم سچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو خدا بخیل نہیں مگر ہاں اس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اس تک انسان نہ پہنچے وہ کامل اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بے ہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب اس انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لاحاصل ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب

چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی کی وفات حسرت آیات پر خاکسار کے نام کثیر التعداد دوستوں اور جماعتوں کی طرف سے (جن میں بیرونی ملکوں سے احباب اور جماعتیں بھی شامل ہیں) افسوس اور ہمدردی کے خطوط آ رہے ہیں میں ان سب دوستوں اور جماعتوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

چوہدری عبداللہ خان صاحب واقعی بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی وہ خدمات جن کی ان کو اپنی زندگی کے آخری سالوں میں کراچی کی امارت کے زمانہ میں توفیق ملی۔ خصوصیت سے بہت نمایاں ہیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک عام جماعت اخلاص اور قربانی اور تنظیم میں خدا کے فضل اور توفیق سے ایک مثالی جماعت بن گئی۔ اللہ جزا دے۔ دوست تو غالباً صرف اس بناء پر مجھے ہمدردی کے خطوط لکھ رہے ہیں کہ میں نے چوہدری صاحب کی بیماری میں ان کے لئے بار بار دعا کی تحریک کی۔ مگر شائد ان کو یہ علم نہیں کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب کے ساتھ میرے پانچ جہت سے خاص تعلقات تھے اول ان کی اہلیہ عزیزہ آمنہ بیگم صاحبہ کی والدہ (جو حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی نواسی تھیں) میری دودھ کی بہن تھی دوسرے خود عزیزہ آمنہ بیگم میری رضاعی بیٹی ہیں۔ یعنی انہوں نے عزیز مظفر احمد کے ساتھ ام مظفر احمد کا دودھ پیا ہوا ہے تیسرے محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب چوہدری عبداللہ خان صاحب کے بڑے بھائی ہیں جو میرے کالج کے زمانہ کے بہت عزیز دوست ہیں۔ جس کے بعد ان کے ساتھ مسلسل اخوت اور رفاقت کا خاص رشتہ چلا آیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کو نرینہ اولاد سے نوازے اور خدمت دین کی لمبی عمر دے) چوتھے چوہدری عبداللہ خان صاحب کے والد بزرگوار یعنی محترم حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب کے ساتھ بھی اس خاکسار کے بہت تعلقات تھے۔ بلکہ جب وہ پہلی دفعہ (وطن چھوڑ کر) قادیان آئے۔ اور ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ تو وہ کافی عرصہ تک میرے پاس میرے مکان پر ہی ٹھہرے تھے پانچویں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب کے اوصاف اور ان کی جماعتی خدمات اور امام جماعت کے ساتھ چوہدری صاحب کی والہانہ محبت کی وجہ سے میرے دل میں ان کی بڑی قدر تھی۔ پس میں پھر ان بھائیوں اور بہنوں اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے روحانی اخوت کی بناء پر چوہدری صاحب کی وفات پر میرے ساتھ محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ جزا دے۔

بالآخر میں جماعت احمدیہ کراچی سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہرحال جلد یا بدیر مرنا ہے۔ مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا یہ کام ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو وہ اس کی وفات کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کا خلا نہیں پیدا ہونے دیتے۔ بلکہ اگر ایک شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائم مقامی کے لئے) دس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کراچی کا اس موقعہ پر اولین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ وہ اس وقت خدا کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے۔ یعنی اول اخلاص دوسرے قربانی تیسرے تنظیم اور چوتھے اتحاد پس جبکہ خدا کے فضل سے کراچی کی جماعت کو یہ چار باتیں بصورت احسن حاصل ہو چکی ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ اس چار دیواری کو نہ صرف قائم رکھیں۔ بلکہ اسے بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ جماعتوں کی زندگی میں سکون بالکل نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ یا تو وہ ترقی کرتی ہیں۔ اور یا گر جاتی ہیں جو جماعت ان چار باتوں میں ترقی نہیں کر رہی۔ وہ سمجھ لے کہ وہ خواہ محسوس کرے یا نہ کرے وہ یقیناً گر رہی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ نہ سنبھلی تو اس کا تنزل عنقریب نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے گا۔ جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔

ایک اور بات جو جماعت کو یاد رکھنی چاہئے وہ مستورات اور اولاد سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنی مستورات کی تربیت کا خیال نہیں رکھتی۔ اور اپنی آئندہ نسل کی تربیت کی طرف سے بھی غافل ہے تو وہ جان لے کہ وہ خود اپنی موت کو قریب لا رہی ہے۔ جو اسے اگلی نسل میں یقیناً آدبوچے گی۔ پس میری نصیحت یہی ہے کہ کراچی کے دوست جماعتی ترقی کی اس چار دیواری کو مضبوطی کے ساتھ برقرار رکھیں۔ یعنی اخلاص اور قربانی اور تنظیم اور اتحاد کے اعلیٰ مقام پر قائم رہیں۔ اور پھر اپنی ترقی کو دائمی بنانے کے لئے اگلی نسل کی فکر بھی کریں۔ جس کے لئے مستورات اور نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت کی طرف خاص توجہ ضروری ہے۔ بلکہ مستورات کی تربیت کا تعلق تو صرف اگلی نسل کے ساتھ ہی نہیں بلکہ موجودہ نسل کے آدھے دھڑ کے ساتھ بھی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کراچی کے ساتھ ہو۔ اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے ایسا گڈریا عطا فرمائے جو چوہدری عبداللہ خان صاحب کا اچھا قائم مقام ثابت ہو۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30523 میں چوہدری غلام سرور ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ریٹائرڈ عمر 82 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پھور نمبر 117 مغلیاں ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 94-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین برقبہ ایک ایکڑ واقع چک نمبر 117 پھور R.B مغلیاں شیخوپورہ مالیتی چالیس ہزار روپے (2) مکان برقبہ نامعلوم واقع چک نمبر 117 R.B مغلیاں ضلع شیخوپورہ مالیتی ایک لاکھ روپے (3) دوکان برقبہ ایک مرلہ 7 سرساہی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ چار لاکھ روپے دوکان سے ماہوار کرایہ 600 روپے ملتا ہے اس وقت مجھے مبلغ 500 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری غلام سرور چک نمبر R.B / 117 پھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمود انور کاہلوں کینیڈا گواہ شد نمبر2 حبیب الرحمان کینیڈا۔

مسل نمبر 30524 میں خالد محمود چوہدری ولد چوہدری محمود احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 94-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع کینیڈا جو کہ مارگیج پر ہے مالیتی C$110000/- اس وقت مجھے مبلغ C$2000/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد محمود 4/8 دارالصدر شمالی حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 مرزا محی الدین کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمد سعید سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 30525 میں محمد عارف مسعود ولد ولی محمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1149/- ماہوار بصورت ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عارف مسعود چکلالہ راولپنڈی حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالحمید وصیت نمبر 20366 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 30526 میں ناہید اختر زوجہ محمد عارف مسعود قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت جون 1993ء ساکن مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 13 تولہ مالیتی 2340/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ C$150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناہید اختر ساکن چکلالہ راولپنڈی حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد عارف مسعود مسل نمبر 30525 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالحمید وصیت نمبر 20366۔

مسل نمبر 30527

I- Arif Jrsyiyyadi s/o Supripto. HS

پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/60000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Arif Jrsyiyyadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Rahmat Syukur Maskawan انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Maman Karnani انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30528 میں ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب پیشہ Mdphys عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-4-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000$ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ U.S.A گواہ شد نمبر1 ملک عبدالسلام وصیت نمبر 21814 گواہ شد نمبر2 سید عبدالماجد شاہ U.S.A۔

مسل نمبر 30529 میں ربی احمد (مرزا غلام ربی) ولد مرزا غلام یزدانی صاحب پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت 1992-8-19 ساکن نیویارک U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 94-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد بینک میں 00-622 ڈالر اور شادی پر ملنے والی طلائی انگوٹھی وزنی نامعلوم مالیتی 200 ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار ڈالر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ربی احمد (مرزا غلام ربی) نیویارک امریکہ گواہ شد نمبر1 Rashid A Arshed U.S.A گواہ شد نمبر2 Naseer Ahmad U.S.A۔

مسل نمبر 30530 میں ظہیر احمد باجوہ ولد چوہدری ظہور احمد باجوہ پیشہ وقف زندگی عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 630 ڈالر ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر احمد باجوہ U.S.A گواہ شد نمبر1 ظفر احمد سرور U.S.A گواہ شد نمبر2 سید محمد احمد U.S.A۔

مسل نمبر 30531 میں مرزا مظفر بیگ ولد مرزا رمضان بیگ قوم مغل برلاس پیشہ تجارت عمر 43 سال بیعت 82-12-17 ساکن کوٹ ماناں ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 94-10-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 28 کنال زمین واقع کوٹ ماناں ضلع سیالکوٹ مالیتی چار لاکھ بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2500 مارک ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا مظفر بیگ جرمنی گواہ شد نمبر1 صداقت احمد زاہد جرمنی گواہ شد نمبر2 عبدالحمید جرمنی۔

مسل نمبر 30532 میں ساجدہ رفعت احمد زوجہ مبشر احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاکنوالی ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 94-12-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات ساڑھے نوے گرام مالیتی 00-35400 روپے اور حق مہر پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ رفعت احمد جرمنی گواہ شد نمبر1 مبشر احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 26408۔ گواہ شد نمبر2 ملک ظفر منصور وصیت نمبر 24644 جرمنی۔

مسل نمبر 30533 میں عامرہ عزیز احمد زوجہ افضال احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت 1980ء ساکن دارالیمن شرقی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 91-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی دس تولہ اور حق مہر بتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عامرہ عزیز احمد جرمنی گواہ شد نمبر1 رفیق احمد جرمنی وصیت نمبر 20645 گواہ شد نمبر2 عبدالرحمان بھٹہ وصیت نمبر 15788۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ طاہرہ ریاض صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالرحمان صاحب)

مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب ولد محمد بخش صاحب آف چک نمبر 30 ضلع ساہیوال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی بیٹی محترمہ طاہرہ ریاض صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض قدیر خان صاحب ساکن 8/16 دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کے نام قطعات نمبر 7/16، نمبر 8/16 (کل رقبہ ایک کنال) میں سے درج ذیل تفصیل کے مطابق رقبہ الاٹ شدہ ہے۔

(1) قطعہ نمبر 7/16 برقبہ 10 مرلہ

(2) قطعہ نمبر 8/16 برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلے

(نوٹ بقیہ حصہ پلاٹ 5 مرلے محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ دختر مکرم عبدالرحمان صاحب کے نام پہلے سے ہی الاٹ شدہ ہے۔ قابل انتقال رقبہ 15 مرلے کو درج ذیل ورثاء کو منتقل کر دیا جائے۔)

(1) مکرم بشارت الرحمان ظفر صاحب ولد عبدالرحمان صاحب کے نام 10 مرلے (2) محترمہ ناصرہ رحمان صاحبہ (بنت عبدالرحمان صاحب) اہلیہ طفیل منیر خان صاحب کے نام 5 مرلے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1 مکرم بشارت الرحمان ظفر صاحب (بیٹا)
2 محترمہ ناصرہ رحمان صاحبہ (بیٹی)
3 محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ (بیٹی)
4 محترمہ طاہرہ ریاض صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

داخلہ ایروناٹیکل انجنیئرنگ

(Aeronautical Engineering

○ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کارپوریشن نے B.Sc ایروناٹیکل انجنیئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) درخواست دہندہ کا F.Sc پری انجنیئرنگ مضامین کے ساتھ ہونا ضروری ہے (کم از کم 70 فی صد نمبر علاوہ NCC)

(2) ساڑھے تین سال کی ٹریننگ کے بعد B.Sc ایروناٹیکل انجنیئرنگ کی ڈگری دی جائے گی۔

(3) ٹریننگ مکمل ہونے پر بطور ٹرینی انجنیئر بھرتی ہو گی

(4) تمام تعلیمی اخراجات PIA برداشت کرے گی۔ میس (Mess) کے اخراجات طالب علم کو برداشت کرنے ہوں گے۔

(5) داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا ہو گا اور میرٹ F.Sc میں حاصل کردہ نمبر۔ ٹیسٹ رزلٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر بنایا جائے گا۔

(6) درخواست دہندہ کی عمر 31 مارچ 96ء تک 19 سال سے زیادہ نہ ہو۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24- اپریل 96ء- (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

نیکی ہیں۔ اگر مزدور ہے تو اس کا ٹوکری ڈھونا۔ اگر ملازم ہے تو اس کا اپنی ملازمت پر جانا اور وہاں کام کرنا۔ ہر حرفہ والا جو کوئی حرفہ کرتا ہے۔ ایک دوکاندار جو دوکان کرتا ہے اس کا ہر سودا جو وہ دیتا ہے۔ ایک راج جو راجگیری کرتا ہے بلکہ ایک ایک اینٹ جو وہ لگاتا ہے۔ ایک لکڑہارا جو کلہاڑا مارتا ہے وہ سب نیکی ہے جس کا اجر اس کو ملے گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے دنیاوی کام میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مد نظر رکھے۔ اس طرح انسان اپنے اخلاص سے اپنے ہر ایک فعل کو نیکی بنا لیتا ہے بلکہ جو کام کہ دوسروں کے لئے عیاشی سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اس کے لئے نیکی ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ 23- جنوری 1925ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ میں وکلاء اور پولیس کے درمیان سخت جھڑپوں کے نتیجے میں متعدد وکلاء شدید زخمی ہو گئے۔ وکلاء نے پولیس والوں کی لاٹھیاں چھین کر ان پر حملہ کر دیا اور ان کی وردیاں پھاڑ دیں وکلاء نے پولیس والوں پر اینٹیں برسائیں جواباً پولیس نے وحشیانہ لاٹھی چارج کیا۔ بعض وکلاء کے بازو ٹوٹ گئے۔ پولیس نے کالے کوٹ والوں پر چن چن کر تشدد کیا۔ بندوقوں کے بٹ مارے 4۔ وکلاء کے سر پھٹ گئے۔ بعد ازاں مسلم لیگ (ن) کا جلوس میاں اظہر کی قیادت میں ہائیکورٹ پہنچا تو پولیس نے دروازے بند کر دیئے۔ میاں اظہر۔ بنیامین اور محترمہ مہناز رفیع سمیت متعدد کارکن زبردستی دروازہ کھول کر ہائی کورٹ میں داخل ہو گئے۔ پولیس نے اس جلوس پر بھی لاٹھی چارج کیا۔ کارکنوں نے جواباً پتھراؤ کیا۔ درجنوں افراد جن میں میاں اظہر بھی شامل ہیں زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں پولیس نے وکیل سمیت 6۔ افراد کو ہائی کورٹ کی عمارت سے گرفتار کر لیا۔ بعد ازاں وکلاء کے احتجاج پر جسٹس اعجاز نثار نے گرفتار شدگان کو رہا کروایا پولیس احاطہ عدالت سے فوراً باہر نکل گئی۔ کئی پولیس اہلکار بھی زخمی ہو گئے گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ پولیس کی ایک گاڑی جلا دی گئی۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں وکلاء کا لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے مسلم لیگ (ن) کے وکلاء کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ اور لاہور بار ایسوسی ایشن کا مشترکہ اجلاس شدید ہنگامہ آرائی کا شکار ہو گیا۔ حکومت کے مخالف اور حامی وکلاء میں ہاتھا پائی ہوئی دونوں طرف کے وکلاء نے سٹیج پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ بار کے صدر پر امن رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ ناکامی پر اجلاس ختم کر کے اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد وکیل ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ کرسیاں میزیں اور روسٹرم ٹوٹ پھوٹ گئے۔ وکلا نے گاؤن اچھال دیئے۔ مسلم لیگ (ن) کے وکلاء نے جسٹس سجاد علی شاہ اور نواز شریف زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جواب میں ڈرگ مافیا اور لوٹا چور ہائے ہائے کے نعرے لگائے گئے۔ وکلاء ایک دوسرے کو نکٹائیوں سے پکڑ کر گھسیٹتے رہے۔ کوٹ پھاڑ دیئے گئے۔ سخت گالم گلوچ اور نعرے بازی کی گئی۔ ہنگامہ کافی دیر تک جاری رہا۔

○ مسلم لیگ کے وکیل لیڈر چودھری فاروق نے الزام لگایا ہے کہ وکلاء کے اجلاس میں پیپلز پارٹی کے 20۔30 افراد نے ہنگامہ آرائی کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پیپلز پارٹی کے اراکین وکلاء کے گاؤن پہن کر آ گئے اور منظم طور ہنگامہ آرائی کی۔ جس کی وجہ سے کوئی قرارداد پیش نہ ہو سکی۔

○ کراچی میں تشدد کی نئی لہر آنے سے نامعلوم افراد کی فائرنگ سے 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں مویشیوں کے دو بیوپاری بھی شامل ہیں۔ تمام افراد کو اغوا کر کے ہلاک کیا گیا۔ رینجرز کا ایک انسپکٹر شدید زخمی ہو گیا۔ لیاقت آباد میں ایم کیو ایم حقیقی کے خلاف آپریشن کے دوران رینجرز کی گشتی پارٹی پر اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔ متعدد دیگر علاقوں سے بھی فائرنگ کی خبریں ملی ہیں۔ کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ صدر مملکت سے وزیر اعظم کی ایک اور ملاقات ہوئی۔ اس میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے انہیں امراض قلب کے فوجی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عدلیہ کو آئین میں ردوبدل کا اختیار نہیں ہے۔ اداروں کو باہم لڑانے والے ناکام رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یکطرفہ فیصلہ عدلیہ کی آزادی نہیں ہے۔ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ملک کے تینوں ادارے اپنی حدود سے تجاوز کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بحران نہیں ہے۔ بحران تو صرف ان کے ذہنوں میں ہے جن کا خون پیپلز پارٹی کے نام سے کھول اٹھتا ہے۔

○ پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی کی فراہمی کے مسئلے پر امریکہ کے وائٹ ہاؤس میں طویل مشورے ہوئے۔ ایک اجلاس میں اس تجویز پر غور کیا گیا کہ ایسی چینی کمپنیوں کی درآمد بند کر دی جائے جو پاکستان کے ساتھ مشتبہ تجارت میں ملوث ہیں۔ 45 منٹ تک طویل اجلاس کسی فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ میں نے نہیں لکھا۔ میں تو بنچ کے کسی جج سے ملا تک نہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے لاہور اور سندھ ہائی کورٹس کے قائم مقام چیف جسٹس صاحبان کو سپریم کورٹ میں واپس آنے اور سپریم کورٹ کے 5 ایڈہاک ججوں اور ایک قائمقام جج کو واپس اپنی اپنی ہائیکورٹوں میں رپورٹ کرنے ہدایت کی ہے۔

بچوں کا دمہ ہومیوپیتھی میں قابل علاج ہے
فرحت کلینک (ہومیو)
اقصیٰ چوک طارق مارکیٹ ربوہ

داخلہ جاری ہے
تفصیلات کے لئے روزنامہ الفضل مورخہ
20-3-96 ملاحظہ فرماویں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
حکومت پنجاب کے فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ
Affiliated with Punjab Board
of Technical Education - Lahore.

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن
نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21 - ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-218066

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: عبدالکریم غیور اینڈ سنز
فون: 6325511
6330334

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379